مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار الحق دہلی

ایک ڈبل مفسر قرآن کی تفسیر

حدیث لم یبق من القرآن الا رسمہ کا مصداق امرتسری منکر وجدک ضالا فہدیٰ کی تفسیر ایسی کرتا ہے جس سے اوسکی قرآن خوانی اور تفسیر دانی کی حقیقت مومنوں پر ظاہر ہو جاتی ہے اسلیے ہم اس مضمون مین امرتسری مکذب کی تفسیر بالفاظہٖ نقل کر کے اوس کے مقابلہ مین حجۃ اللہ علی الارض آفتاب نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و مہدی مسعود علیہ السلام کی وہ مبارک تفسیر پیش کرتے ہین جو حضور ممدوح نور وحی آسمانی احمد ثانی مسیح قادیانی الف الف علیہ السلام نے اسی آیت مبارک کی فرمائی ہے وباللہ التوفیق۔ اول ہم امرتسری یاوہ گو کی تفسیر نقل کرتے ہین:

امرتسری فاضل کی قرآن دانی کا ثبوت

اخبار اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۴۱ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۱ کالم ۲ کے آخر مین زیر عنوان "فتوے" سوال نمبر ۵۲ کا جو جواب امرتسری ملان نے دیا ہے اسکو ہم معہ سوال کے درج ذیل کرتے ہین کسی نے امرتسری مفسر اور مفتی سے پوچھا کہ

"ایک شخص یہان آیا ہے اور اپنے کو مولوی کہتا ہے (جو اسی جماعت مین سے ہوگا جنکی خبر حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین دیگئی ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء الحق) اوس نے لوگون مین ایک جھگڑا پیدا کر دیا ہے۔

معلوم نہین کس مذہب کا ہے (وہابی یا چکڑالوی۔ مرکز الحق) سب سے اچھا اپنے کو سمجھتا ہے اور اسکا عقیدہ ہے کہ جو لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہین وہ کافر اور مشرک ہین یعنے کلمہ کا منکر ہے۔ حضرت رسول مقبولؐ کی نسبت کہتا ہے کہ ۴۰ برس تک گمراہ رہے اسکا یہ عقیدہ تو امرتسری کا بھی ہے جیساکہ اسکے جواب سے جو ذیل مین نقل ہوگا صاف الفاظ مین ظاہر ہوتا ہے۔ الحق) اور پیری مریدی کو شرک کہتا ہے" ملخصاً بقدر الحاجۃ۔

اس استفتا یا سوال کا جو فتوے مفتی صاحب امرتسری نے دیا ہے۔ اس مین سے صرف نمبر ۲ کا جواب ہم یہان درج کرتے ہین وھو ھذا۔

"نمبر ۲ کی بابت (کہ حضرت رسول مقبولؐ ۴۰ برس تک گمراہ رہے۔ الحق) اسکو غلطی لگی ہے۔ قرآن شریف مین جو آیا ہے ووجدک ضالا فہدیٰ یعنے اسے نبی خدا نے تجھے گمراہ پایا اور ھدایت کی مگر اس گمراہی کے معنے ہین کہ تو مفصل احکام شریعت سے واقف نہ تھا چنانچہ دوسری آیت مین ذکر ہے ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان یعنے اے میرے نبی تجھے نہین معلوم تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے" ملخصاً عن موضع الحاجۃ

دیکھو اس مفسر مغرور نے بھی مولوی متذکرہ سوال کا ساتھ دیا ہے جس مولوی کے متعلق سائل نے امرتسری ملان سے فتویٰ پوچھا تھا کہ وہ کہتا ہے کہ "حضرت رسول مقبولؐ ۴۰ برس تک گمراہ رہے" بدقسمتی سے مفتی بھی اوسیکا بھائی ثابت ہوا جس نے بھی (نعوذ باللہ) حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گمراہ ہی بتایا مگر ذرا تفصیل کے ساتھ اور ایک غیر متعلق آیت کی آڑ لیکر۔ یہہ ہین وہابی جماعت کے پڑھے لکھے مولوی اور بڑے قابل مناظر جن پر نہ صرف غیر مقلد ہی فخر کیا کرتے ہین بلکہ بعض اوقات الحق کی دشمنی مین بدعتی اور مقلد بھی اس پر نازان ہوتے ہین۔ اس جواب کے بعد ایک اور تقریر پر تدبر امرتسری نے کی ہے [illegible] اسی آیت

کے متعلق شایع ہو چکی ہے اسکو بھی ہم ایڈیٹر اہلحدیث کا اندرونہ معلوم کرانے کے لئے یہان نقل کر دیتے ہین۔ تاکہ اس موحد اور متبع سنت اور متقی کاذب کا عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحی و مالی کے بارے مین بخوبی ظاہر ہو جاوے۔ اور وہ اسطرح پر ہے۔

امرتسری ملاّن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق عقیدہ

اہلحدیث نمبر ۲۰ جلد ۳ مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۱۲ پر "خلافت و امامت"

کی سرخی سے شیعون کے رسالہ "اصلاح" مین جو کسی شیعہ طالبعلم کا سوال متعلق خلافت حضرت خلفاء ثلثہ شایع ہوا تھا کہ بروے قرآن مجید لاینال عہدی الظلمین امامت و خلافت ظالمون کو نہین مل سکتی اور آپ لوگون کے خلفاء بالبداہت (معاذ اللہ) ظالم تھے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم یعنے شرک بہت بڑا ظلم ہے پھر فرماتا ہے والکافرون ھم الظالمون اور کافر لوگ ہی ظالم ہین اور یہ مسلم ہے (شیعون اور وہابیون کے نزدیک الحق) کہ آپ کے خلفاء ثلثہ سن شیخوخیت تک مشرک اور کافر رہے اور بت پوجا کئے پس خواہ مخواہ بہت بڑے ظالم تھے۔ پس امامت ان کو کس طرح پہونچ سکتی ہے۔ اس نامعقول اور فضول سوال کا جواب امرتسری ملان دیتا ہوا لکھتا ہے کہ

> طالب علم صاحب افسوس آپ کے نا مشفق استاد نے محنت ضایع کی ۔ غور سے سنئے اگر آپ کی تقریر پر عمل کیا جاوے تو آج اسلام اور پیغمبر اسلام کو بھی جواب دینا پڑے گا کیونکہ آپ کے عقیدہ مین معاذ اللہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی قبل از بعثت ... مگر ... آپ اس جواب مین ... اپنا عقیدہ ثابت کرتے ... سنئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا ووجدک ضالا فھدیٰ خدا نے تجکو ضال پایا پس ہدایت کی اور ضالین کی بابت فرمایا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین اسے خدا ہمکو ضالین کی ... چونکہ تم طالب علم ہو اسلئے تمکو میزان کے قاعدہ سے بتاتا ہون المعنی کان ضالا (صغرےٰ) وکل ضال من الضالین (کبریٰ) نتیجہ تم خود ہی سمجھلو

پس جس قاعدہ سے آپ اور آپ کے فاضل ایڈیٹر (باوجود ضال ہونیکے) پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو متبوع بتاتے ہین اوسی قاعدہ سے ہم خلفاء ثلثہ کو (باوجود کفر و شرک مین مبتلا رہنے کے) سمجھتے ہین" بلفظہ

یہ ہے ناظرین امرتسری یہودی علیہ ما علیہ کا عقیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ضال بتاتا ہے۔ وہنش سوختہ گردد۔ حالانکہ قرآن مجید مین حضور پرنور کے متعلق ارشاد خداوندی پارہ ۲۷ سورہ النجم مین صاف موجود ہے کہ ما ضل صاحبکم وما غوی۔ مگر مدعی قرآن دانی کو تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہوئے یہ نہ سوجھا کہ مین کیا بک رہا ہون۔ اور ووجدک ضالا فھدیٰ مین لفظ ضال کی تفسیر قرآن کریم سے بھی نہ کر سکا کہ ضلالت بمعنی گمراہی اس آیت مین نہین ہے۔ بہرحال امرتسری کا اندرونی عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس تفسیر سے بخوبی ظاہر ہو گیا۔

تفسیر الامام علیہ السلام

اب ہم اسکے مقابلہ مین جری اللہ فی حلل الانبیاء حجۃ اللہ علی الارض کی تفسیر اسی آیت کے متعلق پیش کرتے ہین۔ ناظرین ذرا تدبر اور غور سے مطالعہ کرین اور پھر سمجھین گے کہ اس دشمن دین ختم المرسلین مین اور حضرت اقدس محب دین و فدائے خاتم النبیین مین کتنا فرق ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی تفسیر یہ ہے

> جو شخص قرآن کریم کی اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اوس پر یہ پوشیدہ نہین کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلشانہ اپنے خواص عباد کے لئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ نے اپنے نبی کریم کے حق مین فرمایا ووجدک ضالا فھدیٰ اب ظاہر ہے کہ ضال کے معنے مشہور اور متعارف جو اہل لغت کے منہ پر چڑھے ہوئے ہین گمراہ کے ہین جس کے اعتبار سے آیت کے یہ معنے ہوتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے (اے رسول اللہ) تجھکو گمراہ پایا اور ہدایت دی۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہین ہوئے اور جو شخص مسلمان ہو کر خواہ وہ اہلحدیث ہی کیون نہ کہلاتا ہو۔ ایسا اعتقاد رکھے کہ کبھی آنحضرت ...

نے اپنی عمر مین ضلالت کا عمل کیا تہا تو وہ کافر ہیبن
اور حد شرعی کے لائق ہے بلکہ آیت کے اس جگہ وہ
معنے لینے چاہئیں جو آیت کے سیاق و سباق
سے ملتے ہین اور وہ یہہ ہین کہ اللہ جلشانہ نے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا الم یجدک
یتیماً فاوی ووجدک ضالاً فہدی ووجدک
عائلاً فاغنی یعنے خدا تعالے نے تجہے یتیم اور بیکس
پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجہکو ضال (یعنی عاشق
وجہ اللہ) پایا پس اپنی طرف کہینچ لایا اور تجہے درویش
پایا پس غنی کر دیا۔ ان معنون کی صحت پر یہ دلیل کی آیتین
قرینہ ہین جو ان کے بعد آتی ہین۔ یعنی یہہ کہ فاما الیتیم فلا
تقہر واما السائل فلا تنہر واما بنعمة ربک فحدث چونکہ
یہہ تمام آیتین لف نشر مرتب کے طور پر ہین اور پہلی آیتونمین
جو مدعا مخفی ہے دوسری آیتین اوسکی تفصیل اور تصریح
کرتی ہین۔ مثلاً پہلے فرمایا الم یجدک یتیماً فاوی اسکے
مقابل پر یہ فرمایا فاما الیتیم فلا تقہر یعنے یاد کر کہ تو بھی
یتیم تہا اور ہم نے تجہکو پناہ دی ایسا ہی تو بھی یتیمون کو پناہ
دے پہر بعد اسکے فرمایا ووجدک ضالاً فہدی
اسکے مقابل پر یہ فرمایا واما السائل فلا تنہر یعنے یاد
کر تو بھی ہمارے وصال اور جمال کا سائل اور ہمارے
حقائق اور معارف کا طالب تہا سو جیسا کہ ہم نے
باپ کی جگہ ہو کر تیری جسمانی پرورش کی ایسا ہی ہم نے
استاد کی جگہ ہو کر تمام دروازے علوم کے تجہہ پر کہول
دئے اور اپنی لقا کا شربت سب سے زیادہ عطا فرمایا
اور جو تو نے مانگا سب تجہکو دیا سو تو بھی مانگنے والون کو
رو مت کر اور ان کو مت جہڑک اور یاد کر کہ تو عائل تہا
اور تیری معیشت کے ظاہری اسباب بکلی منقطع
تہے سو خدا خود تیرا متولی ہوا اور دوسرون کی طرف حاجت
لیجانے سے تجہے غنی کر دیا۔ نہ تو والد کا محتاج ہوا نہ والدہ
کا اور نہ استاد کا اور نہ کسی غیر کی طرف حاجت لیجانیکا بلکہ
یہ سارے کام تیرے خدا تعالے نے آپ ہی کر دئے
اور پیدا ہوتے ہی اس نے تجہکو آپ سنبہال لیا

سو اسرکا اشارہ مجہالا آور حاجت مندون سے تو بھی ایسا ہی
معاملہ کر۔ اب ان تمام آیات کا مقابلہ کر کے صاف
طور پر کہہ سکتا ہے کہ اس جگہ ضال کے معنے گمراہ نہین ہے
بلکہ انتہا درجہ کے تعشق کیطرف اشارہ ہے جیساکہ
حضرت یعقوب کی نسبت اسکے مناسب یہ
آیت ہے انک لفی ضلالک القدیم (پارہ ۱۳ رکوع ۵)
سو یہ لفظ ضلالت اور ظلم اگرچہ ان معنون پر بھی آتے ہین
کہ کوئی شخص جادہ اعتدال اور انصاف کو چہوڑ کر اپنی شہوات
غضبیہ یا بہیمیہ کا تابع ہو جاوے۔ لیکن قرآن کریم مین
عشاق کے حق مین بھی آئے ہین۔ غرض ان آیتون کی
حقیقت واقعی یہی ہے جو خدا تعالے نے میرے پر
کہول دی۔ ملفوظ الشریف

زیبا ... ناظرین! یہہ ہے وہ تفسیر شریف جو حقائق آگاہ جری اللہ
فی حلل الانبیاء نے فرمائی ہے اور جو شان محمدی کے مناسب حال
اور واقعات کے مطابق ہے۔ اور قرآن مجید کی دیگر آیات سے بھی
مخالف نہین ہے جیسا کہ ما ضل صاحبکم وما غوی۔ اور ومن اعرض
عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة اعمی یعنے
(جس نے خدا کی یاد سے منہ پہیرا تو گویا گمراہ ہوا) پس اوسکو روزی تنگ
ملتی ہے اور وہ قیامت کے دن اندہا ہوگا۔ اوسکے مقابلہ مین امرتسری
ملان کا آنحضرت صلعم کو ۴۰ برس تک گمراہ ماننا اور پہر اوسپہ صغرے اور
کبرے بنا کر اوپر کان ضالاً (نبی گمراہ تہا اور گمراہ متبوع نہین ہو سکتا)
کی شکل بنا کر گویا اگر بے ایمانی یا صریح ضلالت اور مماثلت یہود و نصاری
کی دلیل نہین تو اور کیا ہے۔ فانهم لا تكن من الضالين۔

ویداور دہرم پال

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسکے بعد ایڈیٹر اندر نے ستیارتہ پرکاش کے چودہوین باب
سے جس مین مذہب اسلام اور قرآن مجید کے خلاف دیانند جی ویدون کے
عالم و فاضل نے محض جہالت اور بے علمی سے نہایت گندہ دہانی کے ساتہہ
اندرونی زہر اگلا ہے چند دیانندی اعتراضون کو نقل کر کے مندرجہ ذیل

اصول یا معیار دیانندجی دماغ سے نکلے ہوئے نقل کئے ہین جنمین سے دو تین بطور نمونہ درج ذیل ہین جناب

"حد الفرقان - اونہنکرین ہاتہون اپنے کو نین پکڑوانکو اور مارڈالو انکو جہان پاؤ"

اس اعتراض کی ترجمہ کو ستیارتہہ پرکاش مین دیانند صاحب قرآن شریف کی طرف منسوب کرکے معترض ہوتے ہین کہ

(۱) "اب دیکہئے پرلے درجہ کے تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہو اسکو جہان پاؤ مارڈالو - ایسی تعلیم کوئین مین ڈالنی چاہئے - ایسی کتاب ایسے پیغمبر ایسے خدا ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے کچہہ فائدہ نہین ان کا نہ ہونا اچہا ہے - ایسے واہیات مذہبون سے عقلمندون کو علیحدہ رہکر وید وکت احکام کو تسلیم کرنا چاہئے"

آگے پہر دیانندجی نے اعتراض ۳۰ مین یہہ لکہا ہے کہ

(۲) "تعجب ہے جو لوٹ مچا دین - ڈاکو کے کام کرین وہ خدا پیغمبر اور ایمان دار کہلا دین - پہر یہ کہتے شرم نہین آتی کہ ہمارا مذہب اچہا ہے - اس کے بڑہکر اور کیا بُری بات ہوگی"

ایک جگہ پہر دیانند نے اعتراض ۵۲ مین لکہا ہے کہ

(۳) "دیکہئے مسلمانون کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہین اونکے مارنیکے واسطے خدا سے دعا کرتے ہین کیا خدا ساده لوح ہے جو ان کی بات مانلیگا"

ایک جگہ پہر آریہ سماج کا شیرین زبان حلیم و متین بانی ستیارتہہ پرکاش میں اعتراض ۵۸ مین لکہتا ہے کہ

(۴) "واہ جی واہ خدا اور پیغمبر خوب رحم دل ہین جو لوگ مذہب اسلام مین نہین انکی جڑ کاٹتے اور گردن مارنیکا خدا حکم دیتا ہے - کیا یہ خدا راون سے کچہہ کم ہے - یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے - خدا کا نہین اگر خدا کا ہو تو ایسا خدا ہم سے دور رہے"

ایک جگہ پہر ویدک دہرم کا حامی آریہ سماج کا سوامی اعتراض ۱۴۲ مین لکہتا ہے کہ

(۵) "یہ کتاب (قرآن) کیسی ہے - مجہہ سے پوچہو تو یہ کتاب نہ خدا کی نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہوسکتی ہے - جو کچہہ اس [illegible] وغیرہ

علمی کتابون کے مطابق ہونے سے مذکور ہے - اسکے سوا جو کچہہ اس مین ہے وہ سب لاعلمی کی باتین اور توہمات ہین - اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا - اس مین خلل ڈال کر فساد مچا - انسانون مین نااتفاقی پہیلا باہم تکلیف کو بڑہانے والا مضمون ہے - بلفظ"

یہ چند معیار دیانندی منجملہ دیگر معیارون کے جو دہرمپال جی نے الہامی اور غیر الہامی کتاب کے پرکہنے کے متعلق اندر مین درج کئے ہین ہم نے یہان نقل کر دئے ہین - جن کے بعد ایڈیٹر آندر لکہتا ہے کہ

"مذکورہ بالا نکتہ چینی کو مین نے اسلئے نقل کیا ہے تاکہ سوامی دیانند کی الہامی کتاب کے بارے مین صحیح پوزیشن کا پتہ لگ سکے - اس جگہ میرا مدعا قرآن مجید کو نکتہ چینی کرنا نہین ہے - بلکہ سوامی دیانند کی تحقیقات سے فائدہ اٹہانا ہے کہ وہ کن وجوہات پر کسی کتاب کے الہامی ہونے سے منکر ہو سکتے ہین - چنانچہ ان کے مذکورہ بالا خیالات سے جو کچہہ انہون نے قرآن مجید کے بارے مین ظاہر کئے ہین مختصر الفاظ مین نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ وہ کسی ایسی کتاب کو الہامی نہین مان سکتے جس مین کہ حیوانون کے مارنے اپنے دشمنون سے سختی کرنے اون کو قتل کرنے غیر مذہب کے لوگون کو کافر کہنے اور ان کو قتل کرنے وغیرہ کی تعلیم موجود ہو یا دوسرے لفظون مین خدا کا کلام وہی کتاب ہوسکتی ہے جس مین انسانون یا حیوانون کے قتل کرنے کی تعلیم موجود نہ ہو - یہ ایک معیار یا اصول ہے سوامی دیانند نے اسی معیار سے اہل اسلام کی مقدس کتاب کو پرکہا اور اسی اصول کی بنا پر اسکو الہامی کتاب کے درجہ سے ساقط کر دیا - اور اس کی بجائے ویدون کو الہامی قرار دیا - اب دیکہنا چاہئے کہ آیا اسی معیار پر اگر ویدون کو پرکہا جاوے تو وہ خدا کا کلام ہو سکتے ہین یا نہین مین اسبات پر بحث نہین کرونگا - کہ وید مین خرگوش - ہرن - اونٹ - بکرا - بیل - گائے وغیرہ کے مارنیکی اجازت ہے یہ تو ویدون کی معمولی سی بات ہے دیکہو یجروید ادہیائے ۲۴ بلکہ مین اسبات پر بحث کرونگا کہ وید مین انسانون کے ذات کس قسم کا سلوک روا رکہا گیا ہے (باقی صفحہ ۸)

سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی

گذشتہ سے پیوستہ

اور الناہم پر الزام لگاتے ہین کہ گویا ہم مدعی نبوت ہین دو ذرا سوچین تو معلوم ہو کہ مدعی نبوت ورسالت کون ہے ہم یا وہ جس چیز کی حلت وحرمت کا ذکر شریعت مین نہ ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات ثابت نہ ہو تو ہم خواہ مخواہ گھسیٹ گھساٹ کر شریعت مین لا ڈالین سوائے اسکے ہم اور کچھ نہین سکتے کہ لغو کام ہے اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوتا تو آپ بھی بیش ازین نیست کہ اسکے لغو ہونیکا ہی حکم دیتے اور کچھ نہین پھر فرمایا کہ تم کہاتے ہو مین نے کہا حضور بقدر قلیل ایک یا دو رتی پان مین کہاتا ہون فرمایا کتنی مدت سے عرض کیا پانچ چھہ سال سے فرمایا کیون کہاتے ہو عرض کیا کہ دانتون کے درد کے سبب سے چونہ کا پانی لکھنے کے وقت منہ مین رہتا ہے تو نزلہ اور زکام کا زور ہوجاتا ہے یہ منہ مین رہتا ہے تو درد موقوف رہتا ہے۔ آپ نے ہنسکر فرمایا کہ چھوٹ نہین سکتا مین نے عرض کیا کہ چھوٹ تو سکتا ہے لیکن دانتون مین درد ہوجاتا ہے فرمایا چند روز جیسا کہا دو جسکو میٹھا تیلیا بھی کہتے ہین) یہ بھی ایک زہر ہے جب دو زہر ملجاوینگے تو پھر یہ ہر دو خبیث ملکر چھوٹ جاوینگے۔ مین نے پھر عرض کیا کہ چھوڑنے مین تو کوئی دقت نہین صرف دانتون کے درد کا خیال ہے حضور نے تو دیکھا ہے کہ رمضان شریف کے مہینے مین گیارہ روز سے مجھے صرف دن کو روزہ نہین کہیا رات کو کہایا جاتا تہا کسقدر درد زور شور سے ہوا آپ نے فرمایا ہان بیشک ہوا تہا۔ اسی رمضان شریف کا ذکر ہے کہ جب میرے دانتون مین درد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب نومسلم نے بہت سی دوائیں لگائین اور کھلائین کچھہ آرام نہ ہوا تو مین جب سخت درد ہوا اور میری حالت درد سے متغیر ہوئی تو صبح ہی اٹھکر حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا میرے درد کو دیکھکر آپ بیتاب سے ہوگئے اور صندوق کہولکر کونین کی شیشی نکالی اپنے ہاتہہ مین پانی ڈالکر جلدی جلدی گولی بنائی اور فرمایا منہ کہو لو مین نے کہولا تو حضور نے اپنے ہاتہہ سے کونین کی گولی میرے منہ مین ڈالدی فرمایا نگل جاؤ مین نگل گیا پھر پانی کا گلاس اپنے ہاتہہ سے بھر کر لائے اور مجھے پلایا پھر فرمایا کونین ہر ایک بیماری کے دورے کے روکنے والی ہے خدا شفا دیوے پس دو منٹ کے بعد درد کو آرام ہوگیا۔ پھر جو ایک دفعہ درد ہوا اور مین نے کونین کہائی کچھہ بھی فائدہ نہ ہوا تب مین نے جانا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کی تاثیر تھی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مجھے نزلہ اور زکام کی بہت شکایت تھی چار برس یا کچھہ کم وبیش مین اس مرض مین مبتلا رہا دودھ پینا خوشبو سونگھنا میرے لئے زہر تہا ایک روز بعد نماز شام مسجد مبارک کی چھت کی شہ نشین پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اور سب احباب جیسے چاند کے چار طرف ستارے کوئی شہ نشین پر اور کوئی نیچے اور دائین بائین بیٹھے تھے آپ نے دودھ پینے کے لئے طلب کیا اور ایک گھونٹ دودھ کا پیکر گلاس کو میرے ہاتہہ مین دیدیا اور فرمایا پی لو مین نے عرض کیا کہ مجھکو نزلہ اور زکام کی سخت شکایت ہے مین دودھ نہین پی سکتا اگر کسی وقت پی لیتا ہون تو مجھے زہر ہوجاتا ہے اور نزلہ بڑھ جاتا ہے فرمایا خیر پی بھی لو کا ہے کا زکام وکام مین نے ادب سے انکار نہ کیا اور سب گلاس پی لیا پھر مجھے اس کے بعد کبھی بھی نزلہ نہین ہوا چاہے جتنا دودھ پیا اور جس وقت چاہا پیا اور اس سے پہلے یہ حالت رہتی تھی کہ اگر قدر قلیل بھی دودھ پی لیتا تہا تو پندرہ پندرہ بیس بیس دن تک نزلہ رہتا تہا اور لکھنے پڑھنے سے بیکار ہوجاتا تھا دردسر اور چھینک پر چھینک اور کھانسی اور بلغم کا زور ہوجاتا تہا اور اب دودھ پی لیتا ہون تو کسی طرح کی خدا کے فضل اور آپ کے پس خوردہ کی تاثیر سے کوئی شکایت نہین ہوتی یہ حضرت اقدس کے پسخوردہ کی تاثیر تھی جواب تک اسکا اثر ہے۔

اسی پر مجھے ایک اور واقعہ اپنا ذاتی اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا اثر اور فیض روحانی یاد آگیا اور وہ یہ ہے کہ مجھکو بدن کے دبانیکی بڑی عمدہ ترکیب یاد ہے مین نے ایک روز عرض کیا کہ مجھکو بدن کا دبانا خوب یاد ہے فرمایا تمکو تو ترکیب یاد ہونی ہی تھی کہ مرید آپ کا بدن دباتے ہونگے چونکہ آپ کو ٹہلنے اور بدن مبارک دبوانے کی بہت عادت تھی اور آپ اکثر سوتے کم تھے اور بہت کم لیٹتے تھے اور رات اور دن کا زیادہ حصہ مخالفین کے رد اور اسلام کی خوبیان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ثبوت رسالت ونبوت اور قرآن شریف کے منجانب اللہ

ہونیکے دلائل اور توحید باری تعالیٰ اور ہستی باریتعالیٰ کے بارہ مین لکھنے مین گذرتا تہا اور جو اس سے وقت بچتا تو دعاؤن مین خرچ ہوتا۔ دعاؤن کی حالت مین سے آپ کی دیکھی ہے کہ ایسے اضطراب اور ایسی بیقراری سے دعا کرتے تھے کہ آپ کی حالت متغیر ہو جاتی اور بعض وقت اسہال ہو جاتے اور دوران و درد سر ہو جاتا اس واسطے بعض وقت مجھکو جسم مبارک دبانے کا عمدہ موقعہ مل جاتا اور مین بعض وقت دبانے کے بہانہ سے کمر دبانے لگتا اور آپ کو گود مین لے لیتا اس دبانے کی یہ تاثیر تھی کہ جب دبانے کا وقت مل جاتا تو آپ کی تاثیر ایسی غالب آتی کہ کئی کئی روز تک ایک لذت رہتی اور ماسوے اللہ کی تمام شاخین کٹ جاتین اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور نمازون مین ذوق وشوق اور لذت اور سرور حاصل ہوجاتا مین نے عرض کیا کہ جسوقت حضور کے قدم مبارک وغیرہ دبانیکا موقعہ ملتا ہے تو یہ حالت ہوجاتی ہے۔ مجھے ہر روز دبانے کی اجازت مل جاوے ہنسکر فرمایا اچھا جب تمکو فرصت ہو دبایا کرو۔

اور ایک واقعہ اسوقت روحانی برکات اور آپ کی قوت قدسی کے متعلق سناتا ہون وہ یہ ہے کہ مین حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کے اندر ایکطرف معہ اہل وعیال رہتا تہا۔ اور آپ نے وہ جگہ بتلادی تھی اور اس سے اوپر کے چوبارہ مین آپ رہتے تھے دو ماہ کے بعد سردی کا موسم شروع ہوگیا۔ آپ عصر کے وقت اچانک میری جائے نشست مین رونق افروز ہوئے اور پہلے ہی السلام علیکم فرمایا مین نے جواب علیکم السلام عرض کیا فرمایا خیریت ہے اور کوئی تکلیف تو نہین ہے اگر کوئی تکلیف ہو تو کہدینا اگر نہین کہوگے تو تم تکلیف اٹھاؤ گے مین نے عرض کیا کہ جناب کی توجہ اور غریب نوازی سے کوئی بھی تکلیف نہین ہے اور حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ دستور تہا کہ جب کوئی مہمان آتا تو دریافت فرماتے کہ کسی بات یا کسی شے کی تکلیف نہ اٹھانا اور بے تکلف کہدینا زبانی موقع نہ ملے تو رقعہ تحریر کردینا اور اگر تم نہین کہوگے تو تم کو آپ تکلیف اٹھانی پڑیگی ہم تو بڑے بے تکلف ہین۔ پہر خاکسار سے فرمایا آج سے ہم بھی تمہاری ہمسائیگی مین آگئے ہین چونکہ اب سردی کا موسم شروع ہوگیا ہے اوپر کے مکان سے اس نیچے کے مکان مین آگئے ہین اور ہماری اور تمہاری چارپائی برابر برابر رہیگی صرف ایک دیوار بیچ مین ہے مین نے عرض کیا کہ حضور کی نوازش اور مہربانی ہے۔ پہر فرمایا کہ اب بتلاؤ کتنے روز تمہارے ہان بچہ پیدا ہونیکے ہین مین نے عرض کیا کہ حضور نو ماہ پورے ہوکر دو روز زیادہ ہوگئے فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے

تو قمری مہینون کے حساب سے ہوتا ہے اور نو مہینے سے جو دس دن اوپر چلے جاوین یا جتنے روز زیادہ ہون تو اس مین حکمت یہ ہے کہ مہینہ قمری کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے تو جو دن زیادہ ہو مہینے سے ہوتے ہین تو وہ نو مہینے پورے ہو جاتے ہین ان دنون میری چھوٹی لڑکی قانتہ نام پیٹ مین تھی اور اسکی نسبت ذکر تہا یہ بات فرماکر آپ تشریف لے گئے دن بہر سے میرے خفیف سا بائین مونڈھے سے لیکر نصف صدر مین درد تھا مجھے کچھ چندان خیال نہ ہوا جب دس بجے تو وہ درد زیادہ بڑھنے لگا مین نے کچھ سینک کی درد کم نہ ہوا آزیادہ ہی زیادہ بڑھتا گیا جب بارہ کے قریب رات گئی تو مین درد سے بیتاب اور بیچین ہوگیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور مین دیوار سے کمر لگاکر بیٹھ گیا اور درد شدت پکڑتا گیا اسی حالت مین مجھپر ایک کشفی حالت طاری ہوگئی اور کشف مین مین نے دیکھا کہ پانچ فرشتے میری چارپائی پر میرے سامنے بیٹھے ہین ایک فرشتہ نے کہا صاحبزادہ کے درد بہت ہے دوسرے نے کہا ہان درد بہت ہے تیسرے نے کہا اسکا کیا علاج چوتھے نے کہا اسکا علاج یہ ہے کہ ہم سب تقسیم کرلین پانچوین نے کہا اچھا پہر سب نے باہین اوپر کی طرف کرکے انگڑائی لی اور مجھے بھی اشارہ سے کہا کہ گویا تم بھی انگڑائی لو مین نے بھی اپنی باہین اوپر کی طرف کرکے انگڑائی لی اور جس طرح انہون نے (اوُن) مد کی ساتھ آواز نکالی مین نے بھی وہی آواز نکالی بس اس مین کوئی آدہا منٹ بھی نہین لگا اور کشف جاتا رہا اور وہ فرشتے غائب اور درد موقوف ہوگیا لیکن حصہ رسد درد کی کچھ کسک باقی رہ گئی اور آرام ہوگیا۔ میری بیوی جو میرے قریب دوسری چارپائی پر لیٹی پڑی تہی اور سوتی تھی میری آواز سنکر چونکی اور جاگ اٹھی کہنے لگی درد کا کیا حال ہے اور یہ لمبی آواز کیسے نکالی مین نے یہ سارا ماجرا سنایا پہر مین آرام سے سوگیا بعد نماز صبح حضرت اقدس پہر میرے مکان مین تشریف لائے دور سے السلام علیکم فرمایا اور حسب عادت میری صورت دیکھکر ہنسنے لگے اور فرمایا کہ کیا حال ہے مین نے کہا رات کو میرے درد تہا اور اس قسم کا واقعہ گذرا فرمایا یہ کشف صحیح ہے ہم بھی اس وقت اس دیوار سے کمر لگائے بیٹھے تھے اور ہمین یہ الہام ہوا وہ الہام مجھے یعنے خاکسار کو اسوقت یاد نہین رہا۔ لیکن وہ الہام الہامات مین درج ہے۔ پہر مین نے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح سے اس درد اور کشف اور صحت کا حال اور حضرت اقدس علیہ السلام کا تشریف لانا وغیرہ بیان کیا تب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بیشک صحبت صالحین مین بڑی برکت ہوا کرتی ہے۔

مراسلات

احمدی آئینہ

سلسلہ کیلئے دیکھو الحق نمبر ۳۹ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۳

حسام الدین کو جوہر اپنے دکھلا
قسم قاتل تجھے تیغ علی کی

تنقیح امامت قادیان کے مضمون نگار پٹنوی نے ۲۳ اگست ۱۹۱۲ء کے الحدیث میں پہلے تو جریان نبوت کاملہ کے استمراری و دائمی منقطع ہو جانے پر خاتم النبیین کے الف لام استغراق و لانبی بعدی کے لائے نفی جنس کو دلیل محکم ٹھرا کر نزول نبوت شرعیہ کو منقطوع الوقوع فرمایا جسکو ہم نے ہیچ درجات نبوت کے مختتم درجہ کو منظور کر لیا لاکن مضمون تراش صاحب آگے چلکے فرماتے ہین۔

قولہ نزول عیسٰیؑ سے مسئلہ ختم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہین ہو سکتا۔ ..... خاتم سے مراد یہ ہے کہ آپ کو سب سے آخر مین نبوت عطا ہوئی اور حضرت عیسٰےؑ آپ سے قبل پیغمبر ہو چکے ہین۔

خدا کیواسطے اے ادیبو اور اے فاضلو ذری فرمائیے تو کیا الف لام استغراق و لائے نفی جنس کی یہی تعریف ہے کہ اوسمین صرف تقدیم و تاخیر کا زمانہ پایا جائے۔ اگر مولوی صاحب کی یہ ترکیب حقیقت پر محمول ہے تو جناب مذکور کے روبرو عاجز یقیناً جاہل و بیہودہ ہے اور اگر جناب والا مضمون تراش صاحب نے الف لام استغراق و لائے نفی جنس کے سمجھنے اور بیان کرنے مین زبان قلم سے ندامت اوٹھائی تھی۔ تو ایسی صورت مین بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہلحدیث نے اوس بے بہا مضمون کو اپنے پرچہ مین کیون شایع کیا جو حقیقتاً صداقت و امانت سے نادار و تہی تہا یہ جسکا ہر ہر لفظ صفحۂ قرطاس پر غبا نیون کی (بہونون) طرح بہیانک اور سنسان ایک لاوارث مردہ کے مانند دور افتادہ منزل پر نظر آتا تھا اپنے دفعہ مین (پرچہ سے مراد ہے) کیون سپرد ہونے دیا جسکی تمیز مین امام محمد اسمٰعیل* صاحب بخاری کافر ہون۔ نعوذ باللہ

* دیکھو نوٹ ثناء اللہ امرتسری کا ۲۳ اگست ۱۹۱۲ء کے اہلحدیث مین۔

قولہ ہم لوگون کو قادیانیون کے ساتھ کوئی اسلامی تعلق و تحا... نہین رکھنا چاہیے نماز وغیرہ امور دینی مین ویسے ہی علیحدہ رہنا چاہیے جیسا کہ دوسرے کفار سے ہم لوگ علیحدہ ہین۔ انتہی

جناب والا مین آپ کو تو خدا نخواستہ کیونکر کہون۔ پر مجھے تو عنقریب مرنا اور مرکز اصلی کی طرف جانا ہے میری تمام چیزین اور جملہ لنتر انیان مٹ جانے والی ہین۔ اور مین یقیناً تنہا ایک ایسی جگہ جانے والا ہون کہ جس کے راستے اور گہاٹیان کبہی پہلے نہین دیکہین۔ میری روح اوسوقت کے آنے سے پیشتر کانپ رہی ہے۔ ہان مین اس درد سے مرا جاتا ہون کہ آخر میرے امتحان کا کیا نتیجہ ہونیوالا ہے۔ مجھے یہ نہین معلوم کہ اس مالک یوم الدین کے علم مین۔ مین مومن ہون یا کافر۔ وہ سب کچھ جانتا ہے پر مین وہ نہین جانتا کہ جسکا اس علیم کو علم ہے ؎

سہل باشد از زبان خویش تکفیر کسے
مشکل افتد آن زبان چون پرسد از وی کردگار
چون نسیم صبح محشر پردہ بردارد ز کار
کیست مومن کیست کافر خود بگردد آشکار

یاد رکہو کہ ہمین ہمارے پیارے باپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۹۹ ننانوے وجوہ کفر کے پائے جانے پر بھی کسی کلمہ گو کے کافر کہنے کو منع فرمایا ہے۔ میرے اوس طرب انگیز باپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات صادقہ مین ولاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم۔ کی وحی نامہ پاکر ہمکو تعلیم اخوت کی کی تھی۔ پر مین دیکہتا ہون کہ وہ کون آج سعید ہے جو میرے دلستان باپ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے آویختہ ہے۔ اے کافر کہنے والو کب تک ہمین کافر کہو گے۔ ہان اگر ہمارے کافر کہنے سے تمہارے پر نزول ملائکہ ہوتے ہین تو ہم کافر سننے کو تیار ہین۔ اور اگر یہ نہین ہے تو خدا کے واسطے فضول اور ناوانی کی فضول باتون مین اپنی دو روزہ زندگی کو برباد نہ کرو۔ تمہین اپنے اعمالون کا حساب دینا ہے تمہاری مغفرت تکفیر بازی سے ہرگز نہ ہوگی تم اپنی علمی زندگی کے باغ مین بار آور درخت لگاؤ تا موسم پر تمکو اوسکا ثمرہ ملے۔ تم آنیوالی خزان سے ڈرو۔ کبہی ایسا نہ ہو کہ تم بھی کانٹون کے ساتھ تنور مین ڈالے جاؤ اور اگر تم میری نہین سنتے اور اپنے دلون کی کیاریون مین روحانی اشجار سے باغات نہین سنوارتے۔ تو مین تمہین اللہ تعالی کی قسم دیکر عرض کرتا ہون کہ تم اپنا وہ ٹیلیگرام تو دکہاؤ کہ جو تمہین آسمان سے تمہاری مومنیت کی سند مین تقویتاً پونچا ہے۔ اور اگر ایسا نہین ہے

تو پہر تمہین کیا پتہ ہے کہ کون مومن ہے اور کون کافر والذین کذبوا بایتنا واستکبروا عنہا اولئک اصحب النار سے بچو - للہ لوگو تمہین اپنے مقدس چہرون کی قسم ہے تم ہمین مسیح موعود کی وہ بات تو بتا دو کہ جس سے اسلام کے دشمن ثابت ہون کیا تمہارے مذہب مین نیکی اور خدمت کا یہی صلہ ہے کہ جان نثارون کو کافر کہا جائے اے مقدس ... کیا آپنے اعلام الموقعین کے صفحہ ۱۴ کو نہین دیکہا۔

ان اهل الایمان قد یتنازعون فی بعض الاحکام ولا یخرجون بذالک عن الایمان وقد تنازع الصحابہ فی کثیر من مسایل الاحکام وهم سادات المومنین واکمل الامة - یعنی اہل ایمان تنازع کرتے تھے بعض احکام مین اور اس وجہ سے نہین نکلتے تھے دین سے اور صحابہ تنازع کرتے تھے بہت سے مسایل احکام مین حالانکہ مومنون کے سردار اور اکمل امت ہین -

اس فیصلہ کو زیر نظر رکہہ کے خود ہی منصف ہون کہ آپ کیا فرما رہے ہین اور مین کیا کہ رہا ہون - مین پہر آپ کو دوبارہ اللہ تعالےٰ کی قسم دیکر یا سخ گذارہون کہ آپ اپنے دل سے کینہ و شدد نکال ڈالین ہم اور آپ ایک باپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دو بچے ہین - باوجود اس گہرے تعلق کے ہم دونون مین وہ پہوٹ پڑی ہے کہ مخالفین[1] اسلام سے بہی اسقدر عداوت نہ ہوگی - آؤ ہم اپنی تصدیق بیانات کے واسطے گذشتہ برسون کو قطع نظر کرکے صرف ایک سال ۱۹۱۲ء ہی کا محض نظری شمار کرین تو اوس کے میزان سے آپ کو پتہ لگ جائیگا کہ اہلحدیث نے احمدیون اور قادیان کے مخصوص ابرارون کو جسقدر ہدف سہام طعن و ملام و مایہ استہزاء و تشنیع بنایا ہے اوتنی دیانند دشمن اسلام کی فہرست نہین اوڑائی ان هذا لشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب مین اس غم سے اندر ہی اندر گھلا جا رہا ہون کہ آہ وہ قومین جو ...... چہوت چہات کے اعلےٰ تواسمات مین مدت مدید بلکہ سن تمیز سے گرفتار تہین آج وہ قومین اپنی جماعتین قوت کے بڑہانیکو اپنے خیال کے موافق شودر اور ملکانہ قومون کو بخلاف تعلیم وید شدہ* کر رہی ہین - ایک آپ وسیع الخیال بزرگ ہین کہ باوجود ناتوان و قلیل ہونیکے خیر امت کو کافر فرما کر دست اسلام سے خارج کر رہے ہین ایک دردمند قوم ضرور خون کے آنسو سے روئیگا - جبکہ وہ آپ کی اس جرأت کا یہ تماشہ دیکہیگا ؎

سے کند بزم حسام الدین دعا
شاد باشی اے کہ دلداری ہنوز

یاد رکہو کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہین کہتے جب تک کہ وہ خود ہم کو کافر کہکر کافر نہ بن جائے - یا قرآن مجید اسکو کافر نہ کہے - مین خیر احمدیون کے لیے بہت دعا کرتا ہون - مین نے راتون کو بھی رو رو کر تمہاری ہدایت چاہی - اور خدا کے سامنے گڑگڑاتا رہا کہ وہ تمہین تاریکی سے نکالے تمہین بھی امام زمان کی شناخت ہو آمین -

ہان ناظرین مجہے معاف فرمائین مین اپنے اصلی مطلب کے بیان کرنیکی بجائے اندرونی درد کی شدت سے رونے اور واویلا کرنے لگا - آمدم برسر مطلب

نبی کا لفظ نبا سے مشتق ہے جس کے معنی خبر کے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے عم یتساءلون عن النبأ العظیم - دیکہو تفسیر حقانی جلد ۸ صفحہ ۲ اور اسیطرح یہی شخص جو مسیح موعود علیہ السلام کا مخالف ہے اپنی کتاب فی علوم القرآن کے صفحہ ۲۶ مین لکہتا ہے

قولہ نبی اور رسول کے ایک معنی ہین اسی لئے کبھی ایک لفظ

[1] کیا آپ نے ان فرقون سے اسلام کی حمایت کی چرچ آف انگلینڈ چرچ آف مشنری سوسائٹی چرچ آف اسکاٹ لینڈ مشن فری چرچ - سکاٹلینڈ مشن - لنڈن نارمل اسکول سوسائٹی - سوسائٹی فار پراپگیشن آف گاسپل - سوسائٹی آف فرینڈز - یونائیٹڈ پریزبی ٹرین چرچ - ویلس کالونسٹک میتہودسٹ مشن جن کی شاخین - منصوری گڑہوال نینی تال - مرادآباد - بریلی - بدایون - شاہجہانپور - لکہنو - کلکتہ بہیانجب - بنگلور - وغیرہ مین موجود ہین جنہون نے تین لاکہ کتابین جہوٹی اسلام کی توہین ور دمین لکہہ کر مفت تقسیم کی ہین - اگر آپ نے ان فرقہاے نصارا کی تردید مین کبہی کوئی رسالہ لکہا ہے تو دکہاؤ بجز اس کے کہ احمدی کافر احمدی کافر جاؤ رسالہ بہی نہ سہی ان سوسائٹیون کے نام ہی بتا دو - کہ کن کن ملکون مین بیٹہے رسول خدا کی شان مین بدزبانیات کر رہے ہین - کیا مسیح موعود نے نعوذ باللہ دیانند آریہ اور عبد اللہ آتہم عیسائی وغیرہ سے زیادہ رسول خدا کی شان و عظمت گہٹانے مین زور لگایا ہے اگر ایسا ہے - تو ہم بہی تمہارے ساتہہ ہین -

مہربانی فرماکر جلد وہ حوالہ تحریر کیجئے - منہ

* دیکہو شدہی کی اشدہی مصنفہ میر قاسم علی صاحب مکتبہ اشاعت دیانتدست کہنڈن سہادہی جس مین الہامی اشتہار اثبات شدہی وید سے مسطور ہے -

دوسرے کے مقام پر استعمال ہوتا ہے۔ انتہی

اسیطرح اور کہا گیا ہے کہ نبی از بوتن (؟) بعنی علو و ارتفاع باشد چون مرتبہ نبی از دیگر مخلوقات ارفع و اعلیست نبی گفتند نبی عام است خواہ صاحب کتاب باشد یا نباشد۔

صاحب علم شریعت پر مخفی نہیں کہ حضرت آدم سے لیکر تا اینندم طریقہ بعثت انبیاء و مرسلین جاری و ساری رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ الخ

یعنی یہ کہ جب عالم ضلالت و گمراہی کی باد سموم سے پژمردہ ہو کر بار آور نہیں ہوتا۔ اور زمین پر رحمت خداوندی کی بارش مین حبس ہونے لگتا ہے تو ایسے سخت اوقات مین اللہ تعالے اپنی غیرت خداوندی سے از رہ کرم ایک مرسل یا صاحب شریعت ہمیشہ مبعوث کرتا رہا ہے تا اوسکے اسوہ حسنہ سے جہان کی وہ ظلمت و تباہی دور ہو جسکی وجہ سے مخلوق انعام الہی سے محروم ہو کر عذاب باریتعالے کے سزا کی مستوجب ہو رہی تھی۔

وما کان ربک مہلک القری حتی یبعث فی امہا رسولاً یتلو علیہم آیاتنا سورہ قصص ۶۔ غرض یہ ایک سنت اللہ ہے کہ بعد مرسل کے جب کبھی تقوے و اصلاح مین ضعف آیا تو بہ نظام ربانی ایک دوسرا نبی مبعوث ہو کر اپنے ماقبل صاحب شریعت نبی کی شریعت کو پھر از سر نو اوسیطرح اشاعت کیا گیا ہے جیسا کہ اوسکے آگلے نبی نے تعلیم و اشاعت کی تھی فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون مین اسی طرف اشارہ کاملہ ہے۔

مثلاً جب حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت مین ظلمت و ضعف پیدا ہوا تو نوح علیہ السلام نے اوسی شریعت کی کیفیت و حقیقت کو حسب استعداد مردان جاہلیہ سے مربوط فرمایا۔ غرض اسی نوع و طرق پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی و مرسل مبعوث ہوئے اور بعد اوسکے اوسی شریعت کی تعلیم سے نہ اون کی اصلاح یعقوب و اسحاق علیہ السلام وغیرہ گروہ انبیاء نے کی۔ لیکن جو انبیاء درمیان ابراہیم و موسیٰ و محمد علی نبینا علیہم السلام علی التواتر مبعوث بہ نبوت گذرے اون سے ابراہیم و موسے و خاتم الانبیاء علیہم السلام کی نبوت تامہ مین کوئی نقص وارد نہیں ہوا۔ بلکہ وہ سب گروہ انبیاء اپنے اپنے مقدم نبی کے تعلیم ۔۔۔ تعلیم شریعت کو تب و روشن فرماتے رہے۔ ہین اون کے مبعوث ہونے سے کبھی کسی صاحب شرع نبی کی نبوت تامہ مین کوئی نقص پیدا نہین ہوا بلکہ اون سب سے اور اونکی رسالت صحیح کی تصدیق ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ ہمیشہ یہی خوشخبری دیتے رہتے کہ ہمارے مقدم نبی کی شریعت حق ہے و تصدیق نمبر ہمارے و ہمکے فیضان و اسوہ سے تم کو خوشخبری ہے۔ اور اس کے چھوڑنے اور نہ تسلیم کرنے سے تمہارے لئے دائمی عذاب ہے۔ پس اسی انتساب جزوی کے معنی سے وہ نبی کہلانے لگے۔ اور اگر کسی کو اس حقیقت صحیحہ کے سمجھنے کی قابلیت نہیں ہے تو آپ اوسی کو محدث تسلیم فرمالین اور ضد سے مخالفت و شوخی کو دور کر کے باہمی خلق و اتحاد سے اسلامی برکتوں مین حصہ حاصل کرین۔ یہی وہ واقعات تو ہین جن سے مظہر و ثبت ہوتا ہے کہ خلافت محمدیہ کا سلسلہ موسوی خلافت کے سلسلہ سے من جمیع الوجہ مکمل آویختہ و آویزان ہے یہان ایک اور نکتہ یا شبہ قابل تلویح ہے کہ جب آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شی علیما۔ سید المرسلین پر نازل ہوئی تو ام المومنین کو خیال پیدا ہوا کہ اب ہر نوع و طرق کی وحی منقطع ہو گئی اور اس سے بہت رد کئین۔ سلم۔ اس احتمال خیال کے لئے اللہ تعالے نے سورہ استخلاف مین کما کا لفظ وعدہ کے ساتھ لایا تا لوگ متمسک بالتقویت ہو کر جان لین کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو امر ہر صاحب کتاب کے لئے مسلسل ہو رہا ہو وہ ایک مختص فرقان حمید کے واسطے کیونکر موقوف و منسوخ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی خیالات کی تردید مین حضرت عائشہ صدیقہ لفظ کما کی ضمیر مانند یت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفہیم پا کر فرماتے ہین قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا انہ لا نبی بعدہ۔ یعنی یہ تو کہو کہ آپ خاتم النبیین ہین۔ لیکن یہ نہ کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں۔

پھر مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی لکھنوی۔ اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس کے صفحہ ۱۲ سطر ۵ مین لکھتے ہین۔ بعد آنحضرت کے زمانہ مین مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات مین زیر حدیث لو عاش ابراہیم لکان نبیا کے مسطورہ فرماتے ہین اسے لو عاش لکان من اتباعہ کعیسی و خضر و الیاس فلا ینا قض قولہ تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ انتہی۔ پھر اسیجگہ ہم چند اور نام وہ بھی درج کئے دیتے ہین جو حضرت عائشہ اور مولانا عبد الحی مرحوم و ملا علی قاری صاحبان کے ہم عقیدہ اور ہم مذہب ہین۔ جنکا یہ ایمان ہے کہ انکی امتون مین بھی نبی برابر آیا کئے ہین۔ لیکن وہ تمامتر اپنے اپنے

متبوع مرسل کے تابع ہے اور کوئی نئی شریعت نہیں لاتے۔ بلکہ اہالیان امت کو اوسی قانون کی تعلیم سے اصلاح کرتے رہے جو اونکا مقدم رسول لیکر آیا تھا۔ اور اسوقت بھی اوسیطرح نبی کی ضرورت ہے جیسا کہ اگلی امتوں کو محسوس ہوتی تھی کیونکہ کلام سبحانی کی تاویلات و تمثیلات اور ارشادات عوام الناس کے عقول ظاہر کے مناسب حال نہیں ہوتے بلکہ اوس کو وہی نفوس خوب سمجھتے ہیں جنکو علوم لدنیہ سے ورثہ ملتا ہے پس کارخانہ الٰہی کا انصرام یونہی ہے کہ وہ ہر نبی مرسل کے بعد انبیاء غیر تشریعی ضرور مبعوث کرتا ہے تاکہ تعلیم کلام ربانی اوہام بشریہ کی آمیزش سے برباد نہ ہونے پائے۔ باقی آیندہ

خاکسار۔ مرزا حسام الدین ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ محلہ بشیرت گنج۔

کسر صلیب

اردو ریویو آف ریلیجنز قادیان ۱۹۰۲ء میں جسکو آج دس سال سے زیادہ زمانہ گذرا ہے۔ "توحید اور تثلیث" کے عنوان سے ایک نہایت لاجواب اور قابل قدر مضمون شایع ہوا تھا۔ جسکو ہم ناظرین الحق کے لیے خلاصۃً نقل کر کے مسیحی بہیڑوں کو پراگندہ کرتے ہیں۔ مضمون مذکور کی سلاست اور متانت و روانی کے علاوہ دلائل کی مضبوطی سے عیسویت کا مدار کل مسئلہ یعنی تثلیث اور نجات بیخ و بن سے اوکھڑ کر کسر صلیب کا نیا نظارہ سامنے آجاتا ہے لہذا ہم بلاکسی لمبی تمہید کے اوس مضمون کا خلاصہ دیتے ہیں۔ وہو ہذا

تثلیث اور توحید

جہاں تک انسان سوچتا ہے اسکو ظاہر ہوتا ہے کہ خداپرست انسانوں کے لئے اور جو خدا کی ہستی اور اسکی تمام پاک صفات اور جزا و سزا پر ایمان رکھتے ہیں سب سے ضروری امر یہہ ہے کہ وہ نجات کے صحیح طریقہ کو تلاش کریں اور اگر خدا کے قدیم قانون قدرت اور صحیفہ فطرت اور اس کی پاک کتابوں کی تعلیم اور نیز جو اوسکی کتابوں پر ایمان لانے والے فرقے ہوں کی کثرت رائے سے اور دوسرے زندہ ثبوتوں سے یہی ثابت ہو کہ بغیر مسیح کے خون کے نجات نہیں اور بغیر تثلیث پر ایمان لانے کے مخلصی نہیں تو ایسی صورت میں سخت گناہ ہوگا کہ اس عقیدہ تثلیث کو قبول نہ کیا جاوے۔ کیونکہ جس جگہ یہہ تمام شہادتیں جمع ہوکر تثلیث کو ہی ثابت کردیں تو ممکن نہیں کہ پھر عقیدہ تثلیث غلط ہو۔ لہذا ضروری ہے کہ اسوقت ان تمام شہادتوں پر نظر ڈالیں اور پھر جو نتیجہ نکل سکتا ہے اوس سے معزز ناظرین کو اطلاع دیں۔

نجات اور لعنت

نجات کا جو طریق مسیحی صاحبان فرماتے ہیں اور جسکی دعوت انسانوں کو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان تثلیث پر اسطرح ایمان لاوے کہ باپ (خدا) اور بیٹا (مسیح) اور روح القدس (پوتا) تینوں کو ایک وجود سمجھے اور پھر تین بھی۔ یعنے پہلا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہے اس کے ساتھ دوسری بات جسپر ایمان لانا باعث نجات ہے یہ ہے کہ دل میں یہی [illegible] رکھے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دیکر اوس لعنت کا پورا حصہ لیا جو شیطان اور اوسکے گروہ کے لئے قدیم سے تیار کی گئی تھی اور اس طور کا عقیدہ رکھنے والے اس مہلک لعنت کے بدنتائج سے بچائے گئے جو کفر اور ظلم اور طرح طرح کی بدکاریوں کا خیال دلوں میں ڈالتی اور دلوں کو اندھا کر کے خدا سے بیزار اور جدا کردیتی ہے اور ایسے لوگ جو لعنت سے حصہ لیتے ہیں اونکے لئے ضروری ہے کہ خدا سے برگشتہ ہوکر شیطان کے وارث ہوجائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں جائیں۔ مگر یسوع مسیح نے دنیا سے یہ محبت کی کہ ایسی مہلک اور خطرناک لعنت جو ایمان کی دشمن ہے اپنے باپ سے درخواست کر کے اپنے اوپر ہی وارد کرالی۔

یہ وہ باتیں ہیں جن پر مسیحی صاحبان کے عقیدہ سے انسان کو نجات مل سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ نہ تو خدا کا قانون قدرت اور صحیفہ فطرت ان کا مصدق ہے اور نہ اس کی پاک کتابیں اسپر گواہ ہیں اور نہ کوئی زندہ ثبوت اسکی تائید کرتا ہے اور نہ خداپرستوں کی کثرت رائے اسکی موید ہے۔

پہلا گواہ قانون قدرت اس کا مخالف ہے

تثلیث کے خلاف خدا کا قانون قدرت اول گواہ ہے جو بالکل اسکے مخالف زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ تثلیث باطل ہے۔ چنانچہ دیکھو کہ خدا نے ہر ایک بسیط چیز کو کروی شکل پر پیدا کیا ہے جو توحید سے نہایت مناسب ہے۔ آفتاب۔ مہتاب۔ ستارے۔ زمین سب کروی شکل پر ہیں یہانتک کہ عناصر کی شکل بھی کروی ہے۔ اگر پانی کے ایک قطرے کو دیکھو تو اس کو بھی کروی شکل کا پاتے [illegible]

کہ اگر تثلیث کا مسئلہ صحیح ہوتا تو ہر ایک بسیط کی سہ گوشہ شکل ہونی چاہیے تھی اور ضروری تھا کہ آسمان کے ستارے اور زمین کے عناصر سب مثلث شکل کے ہوتے تا تثلیث پر گواہی دیتے - یہہ عجیب بات ہے کہ خدا تو اپنی ذات مین مثلث ہو - مگر اوسکے ہاتھ سے نکلے ہوئے تمام بسائط کروی شکل رکھین - پس خدا کا قدیم قانون قدرت تثلیث کی نفی کرتا ہے -

دوسرا گواہ صحیفہ فطرت بھی تثلیث کا دشمن ہے

اب صحیفہ فطرت کو پڑہو تو اس سے بھی قانون قدرت کیطرح تثلیث سے مخالفت ہی نظر آتی ہے - عیسائی صاحبان یہہ مانتے ہین اور پادری فنڈر صاحب نے اپنی کتاب میزان الحق مین اس کا اعتراف کرلیا ہے کہ اگر کسی جزیرہ مین انسانی مخلوق آباد ہو اور تثلیث کی انکو تعلیم نہ پہونچی ہو تو قیامت کے روز ان سے محض توحید کی بازپرس ہوگی - بیٹے اور پوتے یعنے یسوع اور روح القدس کے متعلق اُن سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا - اب ظاہر ہے کہ اگر انسان کی فطرت مین تثلیث بھی ودیعت ہوتی تو ضرور ایسے لوگون سے جو اس کے منکر ہین اور عقل رکھتے ہین - گو اُن تک تثلیث کی تعلیم نہین پہونچی - خدا ضرور بازپرس کرتا - اگر صحیفہ فطرت مین صانع حقیقی کیطرف سے کوئی تثلیث کا نقش بھی موجود ہے - تو کیا وجہ کہ اس پر عملدرآمد نہ کرنے سے مواخذہ نہو - اسکی یہی وجہ ہے کہ صحیفہ فطرت نے ان کو صرف اسبات کے لئے مجبور کیا کہ وہ محض خدائے واحد کو مانین نہ کہ تین کو ایک اور ایک کو تین جانین -

تیسرا گواہ نبیون کی کتابین تثلیث کی مکذب ہین

قانون قدرت اور صحیفہ فطرت کی شہادت تو تثلیث کے خلاف ظاہر ہو چکی اب یہہ دیکھنا باقی رہا کہ نبیون کی پاک کتابون کی تعلیم کیا ہے - سو الحمدللہ کہ بائبل نے باوجود صدہا تغیر و تبدل کے جو اس مین واقع ہوئے توحید کی تعلیم کو ایسے پورے طور پر کہلے کہلے الفاظ مین بیان کیا ہے - کہ توریت سے ملاکی نبی تک تمام کتابین توحید کی تعلیم پر زور دے رہی ہین - اور اس سے پُر ہین - نمونہ کے طور پر دیکھو خروج ۳۴ ۱۴ تم کسی دوسرے خدا کی پرستش نہ کرو کہ خداوند

جسکا نام غیور ہے وہ خدائے غیور ہے پھر تواریخ کی پہلی کتاب ۱۷ ۲۰ مین ہے کہ اے خداوند کوئی تیرے مانند نہین اور تیرے سوا جہان تک ہم نے اپنے کانون سے سنا ہے کوئی خدا مطلق نہین - پھر یسعیاہ ۴۴ ۶ و ۸ مین ہے کہ خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور رب الافواج فرماتا ہے کہ مین اول اور مین آخر ہون اور میرے سوا کوئی خدا نہین (۸) تم میرے گواہ ہو کیا میرے سوا کوئی خدا ہے ؟ پھر یرمیاہ ۱۰ ۶ و ۷ و ۱۱ مین ہے کہ اے خداوند تیرا کوئی نظیر نہین تو بڑا ہے (۷) قومون کے سارے حکیمون کے درمیان ساری مملکتون کے بیچ تیرا ہمتا کوئی نہین ہے (۱۱) جن معبودون نے آسمان اور زمین کو نہین بنایا زمین پر سے اور اس آسمان کے نیچے سے نیست ہونگے - پھر ہوسیع ۱۳ ۴ مین ہے کہ میرے سوا تو کسی معبود کو نہین جانتا تھا اسلئے کہ میرے سوا کوئی اور نجات دینے والا نہین ہے - پھر زبور ۸۶ ۱۰ مین ہے کہ تو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہے تو ہی اکیلا خدا ہے - پھر نحمیاہ ۹ ۶ مین ہے کہ تو ہان تو ہی اکیلا خدا ہے تو نے آسمان کو اور آسمانون کے آسمان کو اور ان کی ساری آبادی کو اور زمین کو اور جو کچھہ اسپر ہے اور سمندرون کو اور جو کچھہ ان مین ہے بنایا اور تو سبھون کا پروردگار ہے - ایسا ہی اور صدہا مقامات پران کتابون مین توحید کی کہلی کہلی تعلیم ہے اور اگر انجیل کو دیکھا جائے جسکے محرف کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا تو اس مین بھی توحید کی ہی تعلیم ثابت ہوگی - اب ایک خداترس انسان بشرطیکہ حیا اور انصاف کا اپنے اندر مادہ رکھتا ہو اس تمام تعلیم کو جو توحید کے بارے مین ہے ترازو کے ایک پلہ مین رکھے اور دوسرے پلہ مین عیسائی مذہب کے توہمات رکھے جو بعض پیشگوئیون کے غلط معنون یا انجیل کے بعض استعاری فقرون سے نکالے گئے ہین تو وہ نہایت آسانی سے سمجھہ جائیگا کہ خدا کی کتابون پر یہ امید رکھنا کہ ان سے تثلیث ثابت ہو ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص عورت کے حمل سے ٹہرا چوہا پیدا ہونا تسلیم کرے -

چوتھا گواہ اہل کتاب کی کثرت رائے تثلیث کے خلاف

خدا کی کتابون سے بھی جبکہ تثلیث پر گواہی نہ ملی تو اب یہ بھی دیکھہ لینا چاہیے کہ کیا اہل کتاب کی کثرت رائے نے تثلیث کو صحیح عقیدہ قرار دیا ہے ؟ ظاہر ہے کہ بائبل کے اول وارث یہودی تھے اور ان مین ایک مستقل اور کامل شریعت لانے والے نبی حضرت